خلاصۂ مضامینِ
قرآنِ حکیم

پانچواں پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

خلاصۂ مضامینِ قرآن

پانچواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝
یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُبَیِّنَ لَکُمْ وَیَھْدِیَکُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَیَتُوْبَ عَلَیْکُمْ ط
وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ۝ (النساء:۲۶)

آیات ۲۶ تا ۲۸

شریعت اللہ کی رحمت کا مظہر

اِن آیات میں اللہ کی رحمت کے دو مظاہر بیان کیے گئے۔ایک یہ کہ اُس نے ایسی شریعت عطا فرمائی جس پر عمل سے معاشرہ کے ہر فرد کے مال، جان اور آبرو کو تحفظ حاصل ہوتا ہے۔دوسرا یہ کہ اللہ نے ماضی کے واقعات کے بیان سے انسان کو اعتدال کی راہ پر چلنے کی روش اور اُس کے اچھے انجام سے آگاہ فرمایا۔شریعت کے مقابلہ میں جو لوگ خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتے ہیں وہ انسانوں کو شریعت سے دور ایسے راستہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں جس میں وقتی لذت تو ہے لیکن اُس سے دنیا کا امن بھی برباد ہوتا ہے اور آخرت میں بھی دردناک عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔شریعت پر عمل کی صورت میں انسان کو ایسی سہولت حاصل ہوتی ہے جو گمراہ کن عقائد، بے جا رسومات اور لغویات کے بوجھ سے انسان کو آزاد کرا دیتی ہے۔

آیات ۲۹ تا ۳۰

مال اور جان کی حرمت

اِن آیات میں مال اور جان کی حرمت کا ذکر ہے۔فرمایا کہ کسی کا مال ناحق طور پر نہ کھاؤ اور نہ ہی ناحق کسی کی جان لو۔جس نے ظلم و زیادتی سے یہ جرائم کیے اللہ اُسے جہنم میں داخل کر کے رہے گا اور ایسا کرنا اللہ کے لیے کچھ مشکل نہیں۔

آیت ۳۱

بڑے گناہوں سے بچو، چھوٹے گناہ معاف کر دیے جائیں گے

یہ آیت اللہ کی طرف سے بہت بڑی بشارت لیے ہوئے ہے۔ اِس آیت میں خوشخبری دی گئی کہ انسان اگر بڑے بڑے گناہوں سے بچے گا تو اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے گناہ خود ہی معاف فرما دے گا اور بڑے عزت والے مقام میں داخل فرمائے گا۔ مروجہ خانقاہی نظام یا محدود مذہبی تصور کے تحت انسان نوافل پر توجہ دیتا ہے لیکن فرائض سے غفلت برت رہا ہوتا ہے۔ عام برائیوں سے بچتا ہے لیکن حرام میں ملوث ہو جاتا ہے۔ کماتا حرام سے ہے لیکن کھاتا سنت طریقہ سے ہے۔ گویا مچھر چھانتا ہے اور پورے پورے اونٹ نگل جاتا ہے۔ قرآنِ کریم کئی بار بشارت دیتا ہے کہ فرائض پورے کرو، حرام سے بچو، چھوٹی خطائیں خود بخود معاف کر دی جائیں گی۔

آیت ۳۲

حسد مت کرو

اِس آیت میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ اللہ نے کسی کو ایک اعتبار سے فضیلت دی ہے اور دوسرے کو دوسرے اعتبار سے۔ کسی کی خوبی دیکھ کر حسد نہیں کرنا چاہیے۔ البتہ اللہ سے ہر خیر و خوبی کا سوال کرنا چاہیے۔ قیامت کے روز نتیجہ نکلے گا انسان کے عمل کے اعتبار سے۔ وہاں مرد یا عورت سے اُن کی جنس کے اعتبار سے کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔ جو زیادہ نیکیاں کرے گا وہی اونچا مقام حاصل کرے گا۔

آیت ۳۳

حق دار کو حق دو

اِس آیت میں ایک بار پھر وراثت کے احکامات پر عمل کرنے اور ہر وارث کو اُس کا طے شدہ حق ادا کرنے کی تلقین ہے۔ ورثاء کے علاوہ اگر کسی سے کوئی عہد کیا ہے تو اُسے بھی پورا کرنے کا حکم ہے۔

آیات ۳۴ تا ۳۵

نیک بیوی اپنے شوہر کی تابعدار ہوتی ہے

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ شوہر کو بیوی پر ایک درجہ فضیلت دے کر گھر کا سربراہ بنایا گیا ہے کیونکہ کہ اُس کی ذمہ داری ہے خاندان کے تمام اخراجات برداشت کرنا۔ نیک بیویاں اپنے شوہروں کی تابعدار ہوتی ہیں اور اللہ کی حفاظت کے سہارے شوہر کے مال، اولاد، بستر، راز اور آبرو کی حفاظت کرتی ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا عورتوں میں کون سی عورت اچھی ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو اپنے شوہر کو خوش کرے جب بھی وہ اِس کی طرف دیکھے اور اُس کا کہنا مانے جب بھی وہ کوئی حکم دے (جو خلافِ شرع نہ ہو) اور اپنی جان اور مال سے ایسا کام نہ کرے جو شوہر کو برا لگے''۔ (نسائی)

البتہ اگر کوئی بیوی شوہر کی اطاعت نہ کرے تو اُسے سمجھاؤ۔ نہ سمجھے تو بستر سے علیحدہ کر دو۔ پھر بھی اصلاح نہ ہو تو ہلکی سی سرزنش کرو۔ اگر اب بھی بات نہ بنے تو شوہر اور بیوی دونوں کے خاندانوں سے ایک ایک حکم چن لیا جائے۔ یہ دونوں حکم صلح کرانے کی کوشش کریں۔ اگر نیت صاف ہو گی تو اللہ موافقت کی صورت پیدا فرما دے گا۔

آیات ۲۶ تا ۲۸

اسلام کی معاشرتی تعلیمات کا خلاصہ

سورۃ البقرۃ آیت ۸۳ کے بعد اب اِن آیات میں دوسری بار اسلام کی معاشرتی تعلیمات کا خلاصہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اِن تعلیمات کے مطابق :

i- عبادت یعنی بندگی صرف اللہ کی کرو۔

ii- والدین، قرابت داروں، یتیموں، محتاجوں، پڑوسیوں، ساتھ بیٹھنے والوں، مسافروں، کنیزوں اور غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

iii- اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں فرماتا جو خود کو کچھ سمجھتے ہیں اور اپنی بڑائیاں کرتے ہیں۔

iv- کنجوسی مت کرو۔ اللہ کی دی ہوئی نعمتیں انسان کے رہن سہن میں محسوس ہونی چاہئیں۔

v- انسان کا عمل اللہ کی رضا اور آخرت کے اجر کے لیے ہونا چاہیے۔ دکھاوا اِس بات کا مظہر ہے کہ انسان اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اور دنیا والوں ہی سے عمل کی تحسین کا طلب گار ہے۔

اللہ کی شانِ رحمت کا مظہر ہے کہ اُس نے دنیا میں نیکی کی تعلیمات عطا فرمائیں اور روزِ قیامت نہ صرف نیکی کا اجر دے گا بلکہ اپنی طرف سے مزید انعامات سے بھی نوازے گا۔

آیات ۴۱ تا ۴۲

اللہ کے رسول ﷺ کی اپنی امت کے خلاف گواہی

اِن آیات میں لرزا دینے والا مضمون بیان ہوا ہے۔ روزِ قیامت ہر امت پر اُس کے رسول بطور گواہ لائے جائیں گے اور نبی کریم ﷺ کو اپنی امت کے خلاف گواہ کے طور پر لایا جائے گا۔ آپ ﷺ گواہی دیں گے کہ اے اللہ میں نے اِن تک آپ کا دین پہنچا دیا تھا۔ اب اِن کی ذمہ داری ہے کہ عمل کیا یا نہیں؟ آپ ﷺ کو اپنی امت سے انتہائی محبت تھی لہٰذا ایک بار جب یہ آیت آپ ﷺ کے سامنے تلاوت کی گئی تو آپ ﷺ کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔ آیت ۴۲ میں فرمایا کہ جن لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی رسالت کا انکار کیا یا آپ ﷺ کی نافرمانی کی، روزِ قیامت احساسِ ندامت سے وہ چاہیں گے کہ زمین اُن کے برابر کر دی جائے اور وہ اُس میں دفن ہو جائیں لیکن اُنہیں اپنے کیے کا وبال چکھنا ہوگا۔

آیت ۴۳

شراب کی حرمت کے حوالے سے دوسرا حکم

سورۃ البقرۃ آیت ۲۱۹ میں یہ مضمون آیا تھا کہ شراب میں گناہ بھی ہے اور فائدہ بھی۔ گناہ زیادہ ہے اور فائدہ کم۔ اب اِس آیت میں فرمایا کہ جب شراب نوشی کی وجہ سے تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب مت جاؤ۔ نماز اُس وقت پڑھو جبکہ تم پورے ہوش وحواس میں ہو اور جانتے ہو کہ تم نماز میں کیا پڑھ رہے ہو؟ اِس آیت میں مزید حکم دیا گیا کہ ناپاکی کی حالت میں نماز

پڑھنا یا مسجد میں جانا منع ہے۔ اگر پانی دستیاب نہ ہو تو وضو اور غسل کے قائم مقام کے طور پر پاک مٹی سے تیمّم کرلو۔ تیمّم کے دو ارکان ہیں یعنی چہرے اور ہاتھوں کا پاک مٹی سے مسح کرنا۔

آیات ۴۴ تا ۴۷

یہود کی گھٹیا حرکات

اِن آیات میں یہود کی چند گھٹیا حرکات کا بیان ہے۔ وہ جان بوجھ کر ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کے طلب گار ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں نازیبا کلمات کہنے کا جرم کرتے رہے۔ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا (ہم نے سنا اور مان لیا) کے بجائے سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا (ہم نے سنا اور نہیں مانا)، اُنْظُرْنَا (ہم پر نظرِ عنایت کیجئے) کے بجائے رَاعِنَا (ہمارے چرواہے) اور وَاسْمَعْ (اور سنئے) کے ساتھ غَيْرَ مُسْمَعٍ (نہ سننے والے ہوتے ہوئے) کہہ کر اپنے باطن کی خباثت کا اظہار کرتے تھے۔ یہود کو خبردار کیا گیا کہ تمہاری خیر اسی میں ہے کہ قرآنِ مجید پر ایمان لے آؤ قبل اِس کے کہ ہم تمہاری صورتیں مسخ کر کے اُن کا رخ پھیر دیں یا تم پر اِس طرح لعنت کریں جسے اُن لوگوں پر لعنت کی تھی جنہوں نے سبت کے قانون کی خلاف ورزی کی تھی۔

(سبت والوں کی داستان سورہ اعراف کی آیات ۱۶۳ تا ۱۶۶ میں بیان کی گئی ہے۔)

آیت ۴۸

شرک ناقابلِ معافی جرم ہے

اِس آیت میں وعید سنائی گئی کہ اللہ شرک کے جرم کو معاف نہیں فرمائے گا۔ اِس کے علاوہ جس گناہ کو چاہے گا معاف فرمادے گا۔ اللہ اپنی ذات، صفات اور حقوق کے اعتبار سے یکتا ہے۔ اُس کے ساتھ کسی کو برابر کر دینا بہت بڑا ظلم ہے جس کی بغیر توبہ کے معافی ناممکن ہے۔ ضروری ہے کہ شرک کی حقیقت اور اِس کی اقسام کو سمجھا جائے تاکہ اِس گناہ سے بچنے کی کوشش کی جاسکے۔ اِس حوالے سے ''حقیقت واقسامِ شرک'' کے موضوع پر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے بیان کی سماعت یا تحریر کا مطالعہ مفید رہے گا۔

آیات ۴۹ تا ۵۵

یہود کے مزید جرائم

اِن آیات میں یہود کے مزید جرائم کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ وہ اپنی پاکیزگی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں، اللہ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں، مسلمانوں کے مقابلہ میں مشرکین کے عقائد کو برحق قرار دیتے ہیں اور مسلمانوں پر ہونے والی نعمتوں پر حسد کرتے ہیں۔ اللہ نے یہود کو یاددہانی کرائی کہ جس طرح تم حضرت ابراہیمؑ کی آل میں سے ہو، اِسی طرح حضرت محمد ﷺ بھی اُن ہی کی آل میں سے ہیں۔ لہٰذا اللہ نے آلِ ابراہیمؑ میں سے پہلے تم پر نعمتیں نازل فرمائیں اور اب بھی آلِ ابراہیمؑ ہی میں سے حضرت محمد ﷺ اور اُن کے ساتھیوں پر عنایات ہورہی ہیں۔ البتہ آلِ ابراہیمؑ میں سے جو لوگ اللہ کی نعمتوں کی قدر کریں گے اللہ اُنہیں اپنے فضل سے نوازے گا اور جو ناشکری کریں گے وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

آیت ۵۶

جہنم میں جلی ہوئی کھال کو نئی کھال سے بدل دیا جائے گا

یہ آیت جہنم کے عذاب کے لرزا دینے والے بیان پر مشتمل ہے۔ اللہ کی آیات کا انکار کرنے والے جہنم میں اِس طرح جلیں گے کہ اُن کی جلی ہوئی کھال کو نئی کھال سے بدل دیا جائے گا تاکہ وہ مسلسل آگ کی سوزش کا عذاب چکھتے رہیں۔ **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَامِنَ النَّارِ** (اے اللہ ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ فرما۔) آمین!

آیت ۵۷

اہلِ جنت کے لیے دائمی نعمتیں اور گھنے سائے

اِس آیت میں فرمایا کہ اہلِ جنت ہمیشہ ہمیش باغات اور نہروں کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ وہاں اُن کے لیے پاکیزہ جوڑے ہوں گے اور اللہ انہیں گھنے سائے عطا فرمائے گا۔ اللہ ہم سب کو جنت کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

آیات ۵۸ تا ۵۹

اسلام کے سیاسی اصول

اِن آیات میں اسلام کے سیاسی نظام کے چھ اصول بیان کیے گئے ہیں :

i - ریاست میں تمام مناصب ایک اجتماعی امانت ہیں اور وہ اہل افراد کے حوالے کیے جائیں۔عوام خلافت کے منصب کے لیے اہل فرد کے حق میں رائے دیں اور خلیفہ ماتحت مناصب پر اہل افراد کا تقرر کرے۔

ii - کسی بھی منصب پر فائز فرد فیصلے عدل کے ساتھ کرے۔

iii - ریاست اِس بات کی پابند ہوگی کہ ہر سطح پر اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی جائے۔اِسی طرح ریاست کا نظم ہوگا کہ اولوالامر یعنی صاحبانِ اختیار کی بھی اطاعت کی جائے۔البتہ صاحبانِ اختیار کی اطاعت میں ایک استثناء ہے جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

iv - آیت ۵۸ میں اَطِیعُوا (اطاعت کرو) کے الفاظ اللہ کے ساتھ آئے ہیں اور رسول ﷺ کے ساتھ آئے ہیں لیکن اولوالامر کے ساتھ نہیں آئے۔یہ اِس بات کی دلیل ہے کہ مطلق اور غیر مشروط اطاعت صرف اللہ اور رسول ﷺ کی ہے۔اولوالامر کی اطاعت صرف اِس صورت میں ہے کہ یہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کے تابع ہو۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ (ابوداوٗد)

”مخلوقات میں سے کسی کی اطاعت جائز نہیں اگر اِس سے خالق کی نافرمانی ہو“۔

v - اولوالامر سے اختلاف کی صورت میں قرآن وسنت سے رہنمائی کے حصول کا حکم دیا گیا ہے۔

vi - اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ کے الفاظ واضح کرتے ہیں کہ اولوالامر کا مسلمانوں میں سے ہونا لازم ہے۔

آیات ۶۰ تا ۶۳

اطاعتِ رسول ﷺ سے گریز منافقت کا مظہر ہے

اِن آیات میں منافقین کی اطاعتِ رسول سے گریز کی مجرمانہ روش بیان کی گئی ۔ وہ اپنے

تنازعات کے فیصلے اللہ کے رسول ﷺ سے کرانے کے بجائے یہود سے کراتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ یہود کی عدالتوں سے دے دلا کر من پسند فیصلے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ قرآن کی طرف اور اللہ کے رسول ﷺ کی طرف تو وہ اللہ کے رسول ﷺ کی طرف آنے سے صاف منع کر دیتے ہیں۔ البتہ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو پھر اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آ کر اپنے مخلص ہونے کی یقین دہانیاں کراتے ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ اُن کے باطن میں کیا ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ کو وصیت کی گئی کہ اُنہیں زیادہ اہمیت نہ دیں اور اُنہیں فیصلہ کن انداز میں نصیحت کریں تاکہ یہ منافقانہ روش ترک کر کے کسی ایک طرف یکسو ہو جائیں۔ موجودہ دور میں انکارِ سنت کے فتنہ کی گمراہی بھی یہی ہے کہ وہ قرآن سے رہنمائی لینے کو تیار ہیں لیکن سنتِ رسول ﷺ کو حجت تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں۔

آیات ۶۴ تا ۶۸

اطاعتِ رسول ﷺ کی اہمیت

یہ آیات اطاعتِ رسول ﷺ کے موضوع پر انتہائی تاکیدی اسلوب رکھتی ہیں۔ فرمایا کہ ہم نے ہر رسول کو بھیجا ہی اِس لیے ہے کہ تاکہ اُس کی اطاعت کی جائے۔ اگر منافقین سے غلطی ہو گئی تھی تو اللہ سے معافی مانگتے، آپ ﷺ کے پاس آتے اور آپ ﷺ بھی اُن کے حق میں اللہ سے دعائے استغفار کرتے تو وہ ضرور اللہ کو بخشنے اور رحم کرنے والا پاتے۔ اِس کے بعد اللہ نے اپنی قسم کھا کر فرمایا کہ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے نزاعی معاملہ میں آپ ﷺ سے فیصلہ نہ کرائے اور آپ ﷺ کے کیے ہوئے فیصلہ پر دل میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کرے۔ اِن آیات پر عمل کی اب یہ صورت ہے کہ باقاعدہ شرعی عدالتیں قائم ہوں اور ہم اپنے تمام تنازعات کا فیصلہ شریعت کی روشنی میں کرائیں۔ اِس کے بغیر ہمارا ایمان معتبر نہیں ہے۔

آیات ۶۹ تا ۷۰

اللہ کے انعام یافتہ بندے

اِن آیات میں بشارت دی گئی کہ جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا، اللہ

اُسے اپنے انعام یافتہ بندوں میں شامل فرما دے گا۔اللہ کے انعام یافتہ بندے چار ہیں یعنی صالحین، شہداء، صدیقین اور انبیاء۔اللہ کے راستہ پر چلنے والے نیک بندوں کا ابتدائی درجہ صالحین کا ہوتا ہے۔اِن میں ایسے لوگ جن کے مزاج میں جوش اور حرکت ہو وہ دینِ حق کی تبلیغ اور غلبہ کے لیے سرگرمی سے محنت کرتے کرتے شہداء کا درجہ پا لیتے ہیں۔اِسی طرح وہ لوگ جن کا مزاج غور وفکر کرنے والا ہوتا ہے وہ اپنے من میں ڈوب کر زندگی کا سراغ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور زندگی اور کائنات کے حقائق پر غور کر کے معرفتِ حق کے حصول کی منزلیں طے کرتے ہیں۔ایسے لوگ صدیقین کا مقام ومرتبہ پاتے ہیں۔انبیاء کا درجہ سب سے بلند تھا۔اللہ نے کبھی صدیقین میں سے کسی کو نبی کا مرتبہ عطا فرمایا اور کبھی شہداء میں سے۔

اللہ کے اِن انعام یافتہ بندوں کی رفاقت انتہائی عمدہ ہوگی اور یہ اللہ کے خاص انعام کے طور پر حاصل ہوگی۔اللہ ہمیں اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کی توفیق اور پھر اپنے محبوب بندوں کی رفاقت نصیب فرمائے۔آمین!

آیات ۷۱ تا ۷۶

اللہ کی راہ میں جنگ سے فرار منافقانہ طرزِ عمل ہے

غزوۂ احد میں مسلمانوں کی شکست سے کفار کے حوصلے بہت بڑھ گئے تھے۔کئی قبیلے مسلمانوں کے خلاف جارحیت کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔آپ ﷺ کو جیسے ہی ایسے کسی منصوبے کی اطلاع ملتی آپ صحابہ کرامؓ کو اِس منصوبہ کے خلاف کاروائی کے لیے نکلنے کا حکم دیتے۔اِن آیات میں حکم دیا گیا کہ جب بھی اللہ کی راہ میں جنگ کا حکم ہو فوراً لبیک کہو۔یہ منافقانہ طرزِ عمل ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلنے میں تاخیر کی جائے۔اگلے دستے کو شکست ہو تو اپنے محفوظ رہنے کی خوشی منائی جائے اور اگر اُسے فتح ہو تو مالِ غنیمت سے محرومی کا غم منایا جائے۔جو بھی اللہ کی رضا اور آخرت کے اجر کا طلب گار ہے جان لے کہ اللہ کی راہ میں نکل کر ہی یہ رضا حاصل ہو سکتی ہے۔

اِس وقت مکہ میں کئی مسلمان مرد، خواتین اور بچے مشرکین کے ظلم وستم کا شکار ہیں۔اُن کی مدد کے لیے اللہ کی راہ میں جنگ کرنا لازم ہے۔کافر شیطان کی خاطر لڑ رہے ہیں اور مسلمان اللہ

کے لیے۔ مسلمان جمع خاطر رکھیں کہ شیطان کے لشکر آخر کار نا کام ہو کر رہیں گے۔

آیت ۷۷

صبرِ محض کا حکم

مکی دور میں نبی اکرم ﷺ کو وحیٔ خفی کے ذریعہ حکم دیا گیا کہ مسلمان کفار کے طنز و تشدد کے جواب میں کسی ردِّ عمل کا مظاہرہ نہ کریں۔ اپنے موقف پر ڈٹے رہیں اور برائی کا جواب اچھائی سے دیں تا کہ دشمن پر اِس اعلیٰ اخلاقی طرزِ عمل کے اثرات ہوں۔ اب مدنی دور میں اِس آیت میں مذکورہ حکم کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اِس سے یہ نکتہ بھی ظاہر ہوا کہ نبی اکرم ﷺ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی نازل ہوتی تھی۔ لہٰذا قرآن کے ساتھ احادیثِ مبارکہ بھی حجت کا درجہ رکھتی ہیں۔ یہ ہے فتنۂ انکارِ حدیث کی نفی۔

اِس آیت میں منافقین کی بزدلی کو بھی نمایاں کیا گیا۔ جب مدنی دور میں قتال فرض ہوا تو منافقین اِس سے گریز کرنے لگے۔ فرمایا کہ دنیا کی زندگی بہرحال مختصر ہے۔ موت تو بستر پر بھی آنی ہے۔ بہتر ہے آخرت کے عمدہ انجام کے حصول کے لیے اللہ کی راہ میں لڑ کر شہادت کے حصول کی کوشش کی جائے۔

آیات ۷۸ تا ۷۹

موت کا وقت طے شدہ ہے

اِن آیات میں فرمایا کہ انسان اپنی حفاظت کا کتنا ہی سامان کر لے، موت اپنے وقت پر آ کر رہے گی۔ منافقین موت سے ڈرتے ہیں اور قتال فی سبیل اللہ کی پکار پر لبیک نہیں کہتے۔ اِس بزدلی کی وجہ سے جب اُنہیں ذلت و رسوائی کا سامنا ہوتا ہے تو غصہ کا اظہار نبی اکرم ﷺ پر کرتے ہیں۔ ہر آفت کو معاذ اللہ نبی ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ فرمایا کہ نعمت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور آفات تمہارے گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول یعنی برگزیدہ ہستی ہیں اور کسی کی گستاخیاں اُن کی عظمت کو متاثر نہیں کر سکتیں۔

آیات ۸۰ تا ۸۱

رسول ﷺ کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے

اِن آیات میں یہ اہم حقیقت بیان کی گئی کہ اللہ کی اطاعت ہوتی ہے اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کے ذریعہ۔ اللہ کے تمام احکامات انسانوں تک رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ ہی پہنچے ہیں۔ جو آپ ﷺ کی اطاعت نہیں کرتا وہ دراصل اللہ کی بھی اطاعت نہیں کرتا۔ منافقین اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے تو اطاعت کرنے کا وعدہ کرتے ہیں لیکن بعد میں طرزِ عمل برعکس اختیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی تمام باتوں اور حرکات کو محفوظ کر رہا ہے۔ عنقریب وہ اپنی اِس روش کا برا بدلہ پا کر رہیں گے۔

آیت ۸۲

منافقت کا علاج تدبر قرآن میں ہے

اِس آیت میں منافقین کو قرآنِ حکیم پر غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے۔ قرآن جتنا جتنا انسان کے اندر اترتا ہے، یہ انسان کے باطن کو ایمان سے منور کر دیتا ہے۔ اگر قرآن اللہ کا کلام نہ ہوتا تو ضرور اِس کے مضامین میں تضاد ہوتا۔ انسان کی سوچ میں تبدیلی اور ارتقاء ہوتا رہتا ہے۔ اِس ارتقاء اور سوچ کی تبدیلی کی وجہ سے اُس کی لکھی ہوئی تحریروں میں وقت کے ساتھ ساتھ تضاد سامنے آتا رہتا ہے۔ اللہ کا علم ہمیشہ سے علمِ کامل ہے جس میں کسی ارتقاء کا تصور رکھنا کفر ہے۔ لہٰذا اللہ کا کلام جو نازل تو تقریباً ۲۳ برس میں ہوا ہے لیکن ہر قسم کے تضاد سے پاک ہے۔

آیات ۸۳ تا ۸۴

بغیر تحقیق کے خبر آگے نہ بڑھاؤ

اِن آیات میں منافقین کا افواہیں پھیلانے کا جرم بیان کیا گیا ہے۔ اُنہیں جو خبر ملتی ہے اُسے بلا تحقیق آگے پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔ مناسب ہوتا کہ ملنے والی خبر نبی اکرم ﷺ اور

صاحبانِ اختیار تک پہنچائی جاتی تا کہ وہ تحقیق کر کے اُس کی تصدیق یا تردید کرتے۔ جذباتی اسلوب اختیار کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ کوئی آپ ﷺ کا ساتھ دے یا نہ دے آپ ﷺ تو اللہ کی راہ میں جنگ کیجئے۔ یہ دراصل منافقین کی بزدلی پر اللہ کی طرف سے مذمت کا ایک اسلوب ہے۔ اہلِ ایمان کے جوشِ جہاد و قتال میں اِس اسلوب سے اور اضافہ ہوا۔

آیات ۸۵ تا ۸۷

اچھی دعوت صدقہ جاریہ اور بری دعوت گناہِ جاریہ ہے

اِن آیات میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ جو نیکی کی طرف بلائے گا اُسے نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملے گا اور جو برائی کی طرف دعوت دے گا اُسے برائی کرنے واے کے برابر سزا ملے گی۔ اللہ ہمیں خیر کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۸۸ تا ۹۱

منافقین کا ہجرت سے گریز

نبی اکرم ﷺ کی مدینہ آمد کے بعد مختلف قبائل میں موجود تمام مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ ہجرت کر کے مدینہ آجائیں تا کہ مسلمانوں کی افرادی قوت میں اضافہ ہو۔ اپنا گھر، جائداد، کاروبار اور رشتہ دار چھوڑ کر نقلِ مقامی کرنا بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ منافقین ایسا کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ اِن آیات میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ جو مسلمان ہجرت کے لیے تیار نہ ہوں وہ منافق ہیں۔ اُن کا کوئی لحاظ نہ رکھو اور کافروں کی طرح اُن کے خلاف بھی جنگ کرو۔ البتہ اگر اِس طرح کے منافقین کا تعلق کسی ایسی قوم سے ہو جس سے تمہارا معاہدہ ہے تو پھر معاہدہ کا پاس کرو۔ اگر کوئی اُن میں سے کوئی خود ہی آ کر مجبوری کا اظہار کرے اور امان طلب کرے تو اُسے امان دیدو اور پھر دی گئی امان کا خیال رکھو۔ البتہ اگر کوئی منافق امان لے کر اسلام دشمن سرگرمی میں ملوث ہو تو پھر موقع ملتے ہی اُسے بھرپور سزا دو۔

آیت ۹۲

قتلِ خطا کا کفارہ

اگر کوئی مسلمان غلطی سے کسی مسلمان کو قتل کر دے تو اُس کے کفارہ کی صورت یہ ہوگی :

i- ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا اور مقتول کے ورثاء کو خون بہاں ادا کرنا۔

ii- مقتول مسلمان ہو لیکن اُس کا تعلق کسی دشمن قوم سے ہو تو صرف مسلمان غلام کو آزاد کرنا۔

iii- اگر مقتول کی قوم سے معاہدہ ہو تو پھر ورثاء کو خون بہا دینا اور مسلمان غلام آزاد کرنا۔

iv- اگر مذکورہ بالا کفارہ ادا کرنے کی مالی حیثیت نہ ہو تو دو مسلسل مہینوں کے روزے رکھنا۔

آیت ۹۳

قتلِ ناحق کا وبال

اِس آیت میں فرمایا کہ جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر ناحق قتل کرے اور بغیر توبہ کیے مر جائے تو وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا۔ اللہ اُس پر ناراض ہوا۔ اُس پر اللہ نے پھٹکار نازل کی اور اُس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آیت ۹۴

محض زبان سے اقرار انسان کو مسلمان بنا دیتا ہے

اِس آیت میں یہ ہدایت دی گئی کہ اگر کوئی شخص زبان سے اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرے اور کسی کفریہ عقیدہ کو زبان پر نہ لائے تو اُسے مسلمان سمجھنا چاہیے اور اُس کے مسلمان ہونے پر شبہ نہیں کرنا چاہیے۔ باطنی کیفیات اللہ جانتا ہے اور اِس کا فیصلہ روزِ قیامت ہوگا۔

آیات ۹۵ تا ۹۶

اللہ کی راہ میں نکلنے کی فضیلت

اِن آیات میں فرمایا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں مال و جان سے جہاد کے لیے نکلتے ہیں وہ درجات

کے اعتبار سے فضیلت رکھتے ہیں اُن پر جو بلا عذر گھر میں ہی رہتے ہیں ۔ اللہ اپنی راہ میں قربانیاں دینے والوں کو شاندار اجر عطا فرمائے گا۔ البتہ اگر نکلنے کا حکم عام ہو تو پھر بلا عذر گھر بیٹھے رہنے والے گناہ گار ہوں گے۔

آیات ۹۷ تا ۱۰۰

اللہ کی راہ میں ہجرت کی اہمیت وفضیلت

اِن آیات میں اللہ کی راہ میں ہجرت کی اہمیت وفضیلت بیان ہوئی ۔ جو لوگ بلا عذر اللہ کی راہ میں ہجرت نہیں کرتے ، موت کے وقت فرشتے اُنہیں ملامت کرتے ہیں اور جہنم میں داخل ہونے کی وعید سناتے ہیں ۔ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو بشارت دی گئی کہ اُن کے لیے اللہ نے زمین میں بڑی وسعت اور نعمتیں رکھی ہیں :

جرأت ہے نمو کی تو فضا تنگ نہیں ہے
اے مردِ خدا! ، ملکِ خدا تنگ نہیں ہے

ہجرت کے لیے گھر سے نکلنے کے ساتھ ہی انسان اللہ کی طرف سے اجرِ عظیم کا حق دار ہو جاتا ہے خواہ اُسے راستے ہی میں موت کا سامنا کرنا پڑے۔

آیت ۱۰۱

قصر نماز کا حکم

اِس آیت میں دورانِ سفر نماز میں قصر کرنے کا حکم ہے ۔ بظاہر یہ حکم اُس سفر کے دوران ہے جو جنگ کے لیے ہو اور جس میں دشمن سے خطرہ محسوس ہو۔ البتہ اللہ کے رسول ﷺ کی سنت ہے کہ آپ ﷺ نے ہر سفر کے دوران جس کی ایک معینہ مسافت ہو نماز میں قصر کی سہولت اختیار کی۔

آیت ۱۰۲

صلوٰۃ الخوف کا حکم

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کی خاطر سفر کے دوران ہر صحابیؓ کی خواہش ہوتی تھی کہ وہ

آپ ﷺ کی امامت میں نماز ادا کرے۔ اِس آیت میں اِس کا طریقہ یہ بتایا گیا کہ ساتھیوں کی نصف تعداد آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک ہو۔ آپ ﷺ آدھی نماز کے بعد تشریف فرما رہیں اور وہ ساتھی اپنی نماز مکمل کر کے چلے جائیں۔ اب باقی ساتھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں ایسے شریک ہوں جیسے تاخیر سے آنے والے شریک ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ بقیہ نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیں اور یہ ساتھی بعد میں اپنی نماز مکمل کر لیں۔ نماز کے دوران اپنے اسلحہ اور سامانِ دفاع کو ساتھ رکھیں تاکہ کفار کوئی جارحیت نہ کر سکیں۔

آیت ۱۰۳

نماز پابندیٔ وقت کے ساتھ فرض ہے

اِس آیت میں پابندیٔ وقت کے ساتھ نماز کی فرضیت کا حکم ہے۔ مزید یہ ہدایت بھی ہے کہ نماز کی حکمت ہے اللہ کا ذکر لیکن نماز کے بعد بھی ہر حال میں اللہ کو یاد رکھنا ضروری ہے۔

آیت ۱۰۴

مسلمان اور کافر کے عمل کا فرق

اِس آیت میں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی کہ کیسے ہی مشکل حالات ہوں‘ کفار کا مقابلہ اور تعاقب کرنے میں مستعدی دکھاؤ۔ کفار باطل کے لیے مال و جان کی قربانیاں دے رہے ہیں حالانکہ اُنہیں آخرت میں کسی خیر کی امید نہیں۔ اِس کے برعکس مسلمان اگر اللہ کی راہ میں قربانیاں دیں گے تو اُنہیں روزِ قیامت اللہ کی طرف سے بڑے اجر و ثواب کی امید ہے۔

آیات ۱۰۵ تا ۱۱۲

خیانت کرنے والے کی حمایت مت کرو خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو

اِن آیات کے پس منظر میں ایک واقعہ ہے۔ ایک منافق نے چوری کا جرم کیا لیکن الزام ایک یہودی پر لگا دیا۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ منافق کی باتوں سے متأثر ہو کر اُسے سچا سمجھنے لگے۔ اللہ نے وحی کے ذریعہ حقیقتِ حال سے آگاہ فرما دیا۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کو

اِس طرح کے جھوٹے اور خیانت کرنے والے عناصر کی حمایت کرنے سے منع فرمایا۔ ایسے لوگوں کو شدید وعید سنائی جو جرم کرنے کے بعد الزام کسی اور کے سر ڈال دیتے ہیں۔ اِن آیات کا پیغام یہ ہے کہ ہر صورت میں عدل کرنا چاہیے خواہ اِس کا فائدہ کسی کافر کو ہی کیوں نہ پہنچے۔

آیت ۱۱۳

نبی اکرم ﷺ پر اللہ کا فضل

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ پر اللہ کی عظیم عنایات کا بیان ہے۔ آپ ﷺ کو منافقین چرب زبانی کے ذریعہ غلط فیصلہ کی طرف لے جانا چاہتے تھے لیکن اللہ نے وحی کے ذریعہ آپ ﷺ کو حقیقتِ حال سے آگاہ فرما دیا۔ اللہ نے آپ ﷺ کو کتاب وحکمت کے خزانے دیے اور وہ کچھ سکھایا جو آپ ﷺ نہیں جانتے تھے۔ بلا شبہ آپ ﷺ پر اللہ کا فضل بہت ہی بڑا ہے۔

آیت ۱۱۴

نجویٰ کی پسندیدہ صورت

نجویٰ یعنی کسی اجتماعیت کے بارے میں خفیہ مشورہ وتبصرہ پسندیدہ عمل نہیں ہے۔ سورۂ مجادلہ آیت ۸ میں اِس سے منع کیا گیا ہے۔ اِس آیت میں نجویٰ کی پسندیدہ صورت یہ بتائی گئی کہ تنہائی میں کسی کو اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی ترغیب دینا، کسی نیکی کی طرف مائل کرنا یا باہم اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش کرنا۔ جو کوئی اِن نیک مقاصد کے لیے اور اللہ کی رضا کی خاطر ایسا کرے گا تو عنقریب اللہ اُسے شاندار بدلہ عطا فرمائے گا۔

آیت ۱۱۵

اجماعِ امت کے لیے قرآن سے دلیل

شریعت کے ماخذ چار ہیں۔ سب سے پہلے قرآنِ کریم، پھر حدیثِ نبوی ﷺ، پھر اجماعِ امت اور آخر میں قیاس۔ یہ آیت اجماعِ امت کے ماخذِ شریعت ہونے کے لیے دلیلِ قرآنی فراہم کرتی ہے۔ اجماعِ امت کو اِس آیت میں ''سبیل المومنین'' یعنی مومنوں کا راستہ کہا گیا

ہے۔فرمایا کہ جو کوئی مومنوں کے راستے کو چھوڑ کر یعنی مومنوں کے متفقہ فیصلے کو رد کر کے کوئی الگ روش اختیار کرے تو وہ دراصل نبی کریم ﷺ کی امت میں انتشار پیدا کرنے کا مجرم ہو گا۔ یہ درحقیقت اللہ کے رسول ﷺ سے دشمنی کی صورت ہے کہ اُن کی امت میں پھوٹ ڈال دی جائے۔ ایسا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جہنم رسید کرے گا۔

آیت ۱۱۶

شرک کا جرم معاف نہیں کیا جائے گا

اِس سورۂ مبارکہ کی آیت ۴۸ کی طرح' اِس آیت میں بھی یہ اعلان دہرایا گیا کہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا' اِس کے علاوہ جس گناہ کو چاہے گا معاف فرما دے گا۔شرک کرنے والا درحقیقت بہت دور کی گمراہی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اللہ ہمیں شرک کی حقیقت اور اِس کی مختلف صورتوں کو سمجھنے اور اِن سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! شرک کے علاوہ دیگر گناہوں کے لیے بھی کھلی چھٹی نہیں بلکہ اللہ جس گناہ کو چاہے گا معاف فرما دے گا۔البتہ سچی توبہ سے شرک سمیت تمام بڑے گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔

آیات ۱۱۷ تا ۱۲۲

شیطان کے ناپاک عزائم

اِن آیات میں فرمایا کہ شرک دراصل شیطان کا سکھایا ہوا جرمِ عظیم ہے۔ اُس نے اللہ کے سامنے اپنے اِن عزائم کا پختہ اظہار کیا تھا کہ میں تمام انسانوں کو گمراہ کروں گا' اُنہیں اللہ کی بخشش کی جھوٹی امیدیں دلا کر گناہوں کی طرف مائل کروں گا' اُنہیں بتوں کے نام پر جانوروں کو قربان کرنے کی ترغیب دوں گا اور اللہ کی تخلیق کو بدلنے کی پٹی پڑھاؤں گا یعنی مردوں میں زنانہ لباس اور اطوار اپنانے کی خواہش اور عورتوں میں مردانہ وضع قطع اور روش اختیار کرنے کی چاہت پیدا کروں گا۔جس نے بھی شیطان کی راہ کی پیروی کی اُس نے خسارہ کا سودا کیا۔ وہ اُس جہنم میں گرے گا جہاں سے نکل نہ سکے گا۔ اِس کے برعکس جو لوگ شیطان

کی چالوں کو ناکام بناتے ہوئے ایمان اور اعمالِ صالح کی راہ اختیار کریں گے، اللہ اُنہیں ہمیشہ ہمیش کی جنت کی نعمتیں عطا فرمائے گا۔

آیات ۱۲۳ تا ۱۲۴

خوش کن خواہشات کام نہ آئیں گی

اِن آیات میں عمل کے بجائے خوش کن خواہشات کے سہارے جنت کی امید رکھنے کی نفی کی گئی۔ اہلِ کتاب کی خوش کن خواہشات یہ تھیں کہ ہم اللہ کے چہیتے ہیں اور جنت صرف ہمارے لیے ہے (البقرۃ:۱۱۰)۔ آج مسلمانوں کی بھی خام خیالی ہے کہ :

خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں مولا تیرے محبوب کی امت میں ہیں

روزِ قیامت نتائج، عمل کی بنیاد پر سامنے آئیں گے۔ برے عمل کا برا نتیجہ اور خلوص کے ساتھ کیے گئے نیک عمل کا اچھا نتیجہ نکلے گا۔ البتہ اللہ نیک بندوں کو اُن کی خطاؤں کی سزا دنیا ہی میں بیماریوں یا نقصانات کی صورت میں دے دیتا ہے تاکہ آخرت میں وہ جہنم کی ہولناکی سے مکمل طور پر محفوظ رہیں۔

آیات ۱۲۵ تا ۱۲۶

بہترین روش ملتِ ابراہیمؑ کی پیروی ہے

اِن آیات میں فرمایا کہ سب سے بہتر دین اُس کا ہے جو اپنا سر اللہ کے احکامات کے سامنے جھکا دے اور حضرت ابراہیمؑ کے راستے کی پیروی کرے جو اللہ کی بندگی میں بالکل یکسو تھے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ اللہ نے اُنہیں ''خلیل اللہ'' یعنی اپنا دوست ہونے کا مرتبہ عطا فرمایا تھا۔

آیات ۱۲۷ تا ۱۳۰

خواتین کے حقوق

اِن آیات میں ایک بار پھر خواتین کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ یہ حقوق حسبِ ذیل ہیں :

i- ایسی روش مت اختیار کرو کہ تم یتیم لڑکیوں سے محض اِس لیے نکاح کرلو کہ اُنہیں مہر نہ دو کیوں کہ کوئی اُن کی طرف سے پوچھنے والا نہیں ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''اے اللہ میں لوگوں کو دو ضعیفوں کے حق سے بہت ڈراتا ہوں (کہ اِن میں کوتاہی مت کرنا) ایک یتیم اور دوسری عورت''۔ (نسائی)

ii- جو خاتون اپنے شوہر سے عدم توجہی محسوس کرے وہ اپنے کچھ حقوق سے دستبردار ہو کر شوہر کو راضی کرنے کی کوشش کرے تا کہ گھر آباد رہے۔ البتہ مردوں کو بیویوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی ترغیب دی گئی۔

iii- مردوں سے کہا گیا کہ تم باوجود خواہش کے بیویوں کے درمیان عدل نہیں کر سکتے۔ کسی کا حسن، اخلاق یا سلیقہ تمہیں زیادہ مائل کر سکتا ہے۔ اِس کے باوجود ناپ تول میں آنے والے تمام امور میں یکسانیت اختیار کرو تا کہ کوئی بیوی بھی خود کو بے شوہر والی نہ سمجھے۔

iv- اگر میاں بیوی میں موافقت نہ ہو پا رہی تو پھر علیحدگی بہتر ہے۔ اللہ اِن میں سے ہر اک کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔

آیات ۱۳۱ تا ۱۳۳

اللہ کا تقویٰ اختیار نہ کرنا کفر ہے

اِن آیات میں فرمایا کہ اللہ نے اہلِ کتاب کو اور اب مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی اُس کی نافرمانی نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم احکاماتِ شریعت پر مبنی آیات کی محض تلاوت ہی کو کافی سمجھو اور اِسے حصولِ ثواب و برکت کا ذریعہ بنالو۔ بلاشبہ یہ تلاوت باعثِ ثواب و برکت ہے لیکن اصلاً احکاماتِ شریعت اِس لیے دیے گئے کہ اُن پر عمل کرو اور اُنہیں نافذ کرو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یہ کفر ہے اور جان لو اللہ تمہارے تقویٰ اور نیکیوں کا محتاج نہیں ہے۔ وہ چاہے تو تم سب کو ختم کر دے اور زمین پر کسی اور کو بسا دے۔ ایسا کرنا اللہ کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔

آیت ۱۳۴

طے کرلو دنیا کے طلب گار ہو یا آخرت کے

اِس آیت میں فرمایا کہ وہ بڑا ہی ناسمجھ ہے جو صرف دنیا کا طلب گار ہے۔ اللہ تو دنیا و آخرت دونوں کی بھلائیاں عطا کرنے پر قادر ہے :

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی ہے

اللہ سے دنیا و آخرت دونوں کی بھلائیوں کا سوال کرنا چاہیے۔

آیت ۱۳۵

عدل کرو خواہ اپنوں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو

اِس آیت میں اہلِ ایمان کو حکم دیا گیا کہ عدل کے قائم کرنے والے بن کر کھڑے ہو جاؤ۔ یہی اللہ کی شانِ عدل کی گواہی ہے۔ عدل کرتے ہوئے یہ نہ دیکھو کہ اِس کا نقصان کس کو پہنچ رہا ہے۔ کوئی قرابت دار ہو یا غیر، پھر وہ غنی ہو یا فقیر، اللہ اُس کا زیادہ خیر خواہ ہے۔ تم اُسے فائدہ پہنچانے کے لیے عدل کے منافی روش اختیار نہ کرو۔ اگر تم نے یہ حرکت کی تو جان لو کہ اللہ تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے۔ اِس آیت کی رُو سے معاشرے سے ظلم و زیادتی کو ختم کرنا اور ایک عادلانہ نظام کے قیام کے لیے جدوجہد کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

آیت ۱۳۶

ایمانِ حقیقی حاصل کرو

اِس آیت میں ایسے مسلمانوں کو جو زبان سے ایمان کا اقرار کرتے ہیں، اللہ، اُس کے رسول ﷺ اور اللہ کی نازل کردہ تمام کتابوں پر ایمانِ حقیقی یعنی دل والا ایمان لانے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ کلمۂ طیبہ پڑھنے سے ہمیں قانونی ایمان حاصل ہوتا ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ ہمارا دل بھی نورِ ایمان سے منور ہو جائے۔ دل میں ایمان پیدا ہوتا ہے نیک لوگوں کی صحبت،

سلف صالحین کی سیرت کے مطالعہ، آیاتِ آفاقی، آیاتِ انفسی اور آیاتِ قرآنی پر غور کرنے سے۔ بقولِ مولانا ظفر علی خان:

ایمان نہیں وہ جنس جسے، لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو، یہ قرآں کے سیپاروں میں

آیات ۱۳۷ تا ۱۳۸

ایمان اور کفر کے درمیان باطنی کشمکش

اِن آیات میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ مسلمان کے باطن میں ایمان اور کفر کی ایک کشمکش ہمیشہ جاری رہتی ہے :

ایمان مجھے روکے ہے، جو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ میرے پیچھے ہے، کلیسا میرے آگے

البتہ جو لوگ اِس کشمکش میں کفر کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں وہ بدنصیب منافق ہیں۔ اللہ اُن کو ہرگز نہ بخشے گا اور دردناک عذاب اُن کا مقدر ہے۔

آیت ۱۳۹

کافروں سے دوستی کرنے والے منافق ہیں

اِس آیت میں فرمایا کہ یہ منافق ہیں جو اہلِ ایمان کے بجائے کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ وہ اُن سے دوستی اِس لیے کرتے ہیں تاکہ اِن ظاہری شان وشوکت رکھنے والوں سے تعلقات قائم کر کے عزت حاصل کریں۔ عزت دینے والا صرف اور صرف اللہ ہے۔ منافقین اللہ کو ناراض کر کے اُس کے دشمنوں سے دوستی کر رہے ہیں۔ کیا اللہ کو ناراض کر کے عزت پا سکیں گے؟

آیت ۱۴۰

شعائرِ دین کی توہین مت برداشت کرو

اِس آیت میں سورۂ انعام آیت ۶۸ کے حوالے سے فرمایا گیا کہ یہ حکم پہلے دیا جا چکا ہے کہ اگر

کسی محفل میں اللہ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہو یا اُن کا مذاق اڑایا جا رہا ہو تو غیرتِ ایمانی کا تقاضا ہے کہ اِس محفل کا احتجاجاً بائیکاٹ کر دیا جائے۔ بقول جگر مراد آبادی :

تیرے عشق کی کرامت یہ نہیں تو اور کیا ہے؟
میرے پاس سے نہ گزرا کبھی بے ادب زمانہ

جس مجلس میں کوئی گناہ ہو رہا ہو اُسے روکنے کی کوشش کی جائے۔ اگر روکنا ممکن نہ ہو تو پھر اظہارِ ناراضگی کرتے ہوئے وہاں سے اُٹھ جانا چاہیے۔ جو ایسی مجلس میں بیٹھا رہے گا وہ بھی اُن مجلس والوں کی طرح ہو جائے گا۔ ایسا کرنے والا منافق ہے اور اللہ اِن منافقوں کو کافروں کے ساتھ جہنم میں ڈال دے گا۔

آیات ۱۴۱ تا ۱۴۳

منافقوں کی روش

اِن آیات میں منافقین کی حسبِ ذیل خصلتیں بیان کی گئیں :

i- وہ بیک وقت کافروں اور مومنوں سے بنا کر رکھنا چاہتے ہیں تا کہ جہاں سے فائدہ حاصل ہو سکے لے لیا جائے۔

ii- اپنی باتوں اور بے روح اعمال کے ذریعہ سے اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

iii- وہ نماز نہیں پڑھتے مگر ہارے جی کے ساتھ اور لوگوں کو دکھانے کے لیے۔

iv- نماز کے دوران اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر بہت کم۔

v- وہ صرف اپنی ذات اور اپنے مفادات کے ساتھ مخلص ہیں۔ نہ مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں اور نہ کافروں کے دوست ہیں۔

آیت ۱۴۴

مومنوں کے مقابلہ میں کافروں کو دوست مت بناؤ

اِس آیت میں تاکیدی حکم دیا گیا کہ مومنوں کے مقابلہ میں کافروں کو دوست نہ بنایا جائے۔ جس نے یہ حرکت کی گویا اُس نے کھلم کھلا اللہ کے عذاب کو دعوت دی۔

آیات ۱۴۵ تا ۱۴۶

منافقین جہنم کے سب سے نچلے گڑھے میں ہوں گے

آیت ۱۴۵ میں فرمایا گیا کہ منافقین کا انجام کفار سے بھی بدتر ہوگا اور وہ جہنم کے نچلے ترین گڑھے میں ہوں گے۔ بہتر ہے کہ توبہ کرلیں' اپنی روش کی اصلاح کرلیں' اللہ سے چمٹ جائیں اور اپنی اطاعت خالص اللہ کے لیے کرلیں۔ آیت ۱۴۶ میں فرمایا کہ اللہ کو تمہیں عذاب دے کر کیا ملے گا؟ بہتر ہے کہ تم اللہ پر خلوصِ دل سے ایمان لے آؤ اور اُس کا شکر ادا کرو۔ تم اللہ کو بہترین قدر دان پاؤ گے۔

آیات ۱۴۷ تا ۱۴۸

مظلوم کی آہوں سے بچو!

اِن آیات میں ہدایت دی گئی کہ اللہ برائیوں کی تشہیر اور چرچے پسند نہیں فرماتا۔ اِس سے ذہن پراگندہ اور برائی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ البتہ مظلوم ظلم کی شکایت کرسکتا ہے اور ظالم کی یہ غیبت حرام میں داخل نہیں ہوگی۔ اللہ مظلوم کی آہوں کو سننے اور ظالم کے ظلم وستم کو جاننے والا ہے۔ عنقریب مظلوم کی فریاد رسی ہوگی اور ظالم کو اپنے ظلم کی سزا مل کر رہے گی۔ البتہ اگر کوئی برائی پر درگزر کر کے نیکی کرے' پھر چاہے اُس کا اظہار کرے یا پوشیدہ رکھے' دونوں صورتوں میں اللہ کو یہ عمل بہت پسند ہے۔ اللہ کا اپنا معاملہ تو یہ ہے کہ وہ نافرمانوں کو سزا دینے پر قدرت رکھنے کے باوجود معاف فرما دیتا ہے۔

آیات ۱۴۹ تا ۱۵۲

ایمان بالرسالت کے حوالے سے فتنوں کا بیان

اِن آیات میں ایمان بالرسالت کے حوالے سے کئی فتنوں کو بے نقاب کیا گیا :

i- اہلِ کتاب کا دعویٰ تھا کہ وہ سوائے ایک یا دو رسولوں کے سب رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں لہٰذا اُنہیں بھی مومن تسلیم کیا جائے۔

ii- منافقین اللہ اور رسول ﷺ کے درمیان اِس طرح تفریق کرتے تھے کہ اللہ کے کلام یعنی قرآن کی طرف آنے کو تیار تھے لیکن اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت اُن پر گراں تھی۔ یہ مضمون اِس سورۂ مبارکہ کی آیت ۶۱ میں بیان ہو چکا ہے۔ موجودہ دور میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے درمیان ایسی ہی تفریق منکرینِ سنت کرتے ہیں۔ وہ رسول ﷺ کی اطاعت کو مطلق اور قیامت تک آنے والے تمام ادوار کے لیے مستقل ماننے کو تیار نہیں۔

iii- ایمان بالرسالت کے انکار کی ایک صورت ہندوستان میں اکبر بادشاہ کے زمانے میں دینِ الٰہی کی صورت میں سامنے آئی۔ طے کیا گیا کہ تمام مذاہب کے لوگ دینِ الٰہی میں شامل ہو جائیں اور یہ درحقیقت رسالتِ محمدی ﷺ کی نفی تھی۔ متحدہ وطنی قومیت کے فلسفہ میں بھی یہی گمراہی تھی کہ ہندوستان میں بسنے والے سب ایک ہی قوم ہیں خواہ وہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ پر ایمان رکھتے ہوں یا نہیں۔ اقبال نے اِس گمراہی کی نفی اِس طرح کی:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسولِ ہاشمی
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

iv- موجودہ دور میں وحدتِ ادیان یا بین المذاہب کانفرنسوں کے ذریعہ یہ گمراہی پھیلائی جارہی ہے کہ تمام مذاہب برحق ہیں اور سب کا یکساں تقدس ہے۔ یہ مسلمانوں کا تشخص ختم کرنے کی سازش ہے۔ صرف اور صرف دینِ اسلام برحق ہے کیونکہ اِس کے ماننے والے تمام رسولوں کو مانتے ہیں۔ کسی ایک رسول کا انکار بھی انسان کو کافر بنا دیتا ہے۔

اِن تمام فتنوں میں مبتلا لوگوں کے بارے میں فیصلہ سنایا گیا کہ یہ لوگ پکے کافر ہیں اور اللہ نے اُن کے لیے ذلت والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ حقیقی مومن صرف وہ لوگ ہیں جو تمام رسولوں کو مانتے ہیں اور اللہ کے ساتھ ساتھ اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو بھی لازم سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ نے شاندار بدلہ تیار کر رکھا ہے۔

خواتین کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کا اجر

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ: جَآءَ النِّسَاءُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْنَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَھَبَ الرِّجَالُ بِالْفَضْلِ بِالْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، اَفَمَا لَنَا عَمَلٌ نُدْرِکُ بِہٖ عَمَلَ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ: مَھْنَۃُ اِحْدَاکُنَّ فِیْ بَیْتِھَا تُدْرِکُ عَمَلَ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (بیہقی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کچھ خواتین اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مرد جہاد فی سبیل اللہ میں شریک ہو کر فضیلت لے گئے۔ کیا ہمارے لیے کوئی ایسا عمل نہیں کہ ہمیں جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے برابر اجر تک پہنچا دے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کسی کا اپنے گھر پر رکنا (مجاہد کے گھر کی حفاظت کے لیے) تمہیں جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے برابر اجر تک پہنچا دے گا“۔

خواتین کے لیے جنت کا راستہ

اَیُّمَا امْرَاَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ (ترمذی)

”جو خاتون اِس حال میں وفات پا گئی کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی تھا تو وہ جنت میں داخل ہو گئی“۔

اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَۃُ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرُھَا وَحَفِظَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ زَوْجَھَا قِیْلَ لَھَا ادْخُلِی الْجَنَّۃَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ شِئْتِ (مسند احمد)

”عورت جب پنج وقتہ نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور پاک دامن رہے اور (شرعی امور میں) اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو اُس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے“۔